مارو گھٹنا ...... پھوڑے آنکھ

آج دی خبر

فیروزی

اللہ تعالیٰ نے جب سے حضرت انسان کو پیدا فرمایا ہے' حاسدین' ابلیس یا شیطانی کارندے اسی وقت سے انسان کو نقصان پہنچانے کے درپہ ہیں۔ وہ نقصان جسم و جان اور عقیدہ و ایمان کا بھی ہوسکتا ہے۔ آپ یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ تخلیق انسان کے ساتھ ہی نیکی اور بدی کی دو قوتیں باہم برسرپیکار ہوگئیں اور یہ سلسلہ اب تک جاری ہے۔ مختلف ادوار میں اس میں اتار چڑھاؤ آتے رہے' البتہ یہ ایک حقیقت اور تاریخی صداقت ہے کہ فتح و غلبہ ہمیشہ نیکی کی قوتوں کا ہی ہوا۔ اگر فرعون جیسا شیطان صفت حکمران اپنے پورے جبر و ظلم کے ساتھ شیطانی ایجنڈے کی تکمیل میں کوشاں تھا' تو موسیٰ علیہ السلام کی صورت میں نیکی کے علمبردار بھی اپنے وسائل کے ساتھ حتی المقدور اپنی ذمہ داری نبھاتے دکھائی دیتے ہیں۔ نتیجہ یہ نکلا کہ فرعون اپنی پوری سپاہ' لاؤ لشکر اور ٹیکنالوجی سمیت غرق آب ہو کر ہمیشہ کیلئے خاب و خاسر ہوگیا اور موسیٰ علیہ السلام باوجود اپنی بے سروسامانی اور ...... کے حق و سچ کی صدا بلند کرنے کی وجہ سے تاریخ میں ''امر'' ہوگئے اور یہ اعزاز پایا کہ لوگ قیامت کی صبح تک کہتے رہیں گے۔ ہر فرعون را موسیٰ ...... جتنا ظلم و ستم فرعون نے حق والوں اور نیکی کے علمبرداروں پر کیا ہے' آج کا بش' بلیئر' شیرون اور پرویز باوجود اپنی پوری شیطنت کے شاید دوبارہ جنم لے کر بھی فرعونیت کا حق ادا نہ کرسکیں۔ لیکن کیا وجہ ہے کہ آج نیکی کی قوتیں پریشان' خوف زدہ' مایوس اور بے بس نظر آتی ہیں اور بدی کی قوتیں اپنے پورے جبر و قہر کے ساتھ دندناتی پھر رہی ہیں۔ اس کی وجہ بہت واضح ہے کہ موسیٰ علیہ السلام فرعون کے سامنے توحید باری تعالیٰ' اپنی نبوت کے اعلان و اظہار کے ساتھ ساتھ اپنی قوم کی آزادی اس کی عزت نفس اور حقوق کا نعرہ بھی بلند کرتے ہیں' لیکن آج ہمارے لیڈر اور حکمران قوم (امت مسلمہ) کے مفادات سے بے نیاز صرف اپنی خدمات کے عوضانے کا سوال کرتے نظر آتے ہیں۔ وقت کے فرعون کی تسکین طبع کیلئے اپنا گھر بار' عزت آبرو لٹانے حتیٰ کہ اپنے بچے تک ذبح کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔

یہ تو آپ بخوبی جانتے ہیں کہ ۷ جولائی ۲۰۰۵ء کو لندن میں ہونے والے بم دھماکوں (جو تاریخ میں سیون سیون کے نام سے مشہور ہوئے) کے بعد پاکستان میں بعض لوگوں کی پکڑ دھکڑ شروع ہوگئی۔ مدارس پر چھاپے مارے گئے' مساجد کی بے حرمتی کی گئی۔ چادر و چار دیواری کے تقدس کو پامال کیا گیا' صرف اس لئے کہ ہمارے حکمرانوں کے آقا و مالک اور ان کے مائی باپ خوش ہو جائیں اور اپنی قوم کے سامنے سرخرو ہوسکیں' کہ ہم نے تمہارے دشمن تو سات سمندر پار سے بھی تلاش کر لئے ہیں' حالانکہ ان کی اپنی صلاحیتوں کا یہ حال ہے کہ باوجود جاننے بوجھنے کے کہ اتنے دہشت گرد اتنی مقدار میں دھماکہ خیز مواد کے ساتھ ملک میں داخل ہوگئے ہیں' پھر گرفتار کرنے اور واردات سے روکنے کی جرأت نہیں کر سکتے اور انٹیلی جنس کی زبوں حالی یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ اپنی جان چھڑانے کیلئے ایسی وارداتوں کو خودکش حملہ کا نام دے کر مشتبہ دہشت گردوں کی تصویریں دے کر اعلان کر دیا جاتا ہے کہ یہ بھی ہلاک ہوچکے ہیں۔ وہ اگرچہ بعد میں زندہ مل جائیں اور پھر یہ تردید کرتے پھریں کہ ''حسیب'' کا بم دھماکوں سے کوئی تعلق نہیں۔ کوئی نہیں پوچھتا او بھلے مانسو۔ آج تمہیں ان کے نام' شہریت' عزیز رشتہ دار' حتیٰ کہ ان کے غیر ممالک کے سفر اور وہاں ان کی مصروفیات تک معلوم ہو گئیں ہیں۔ جب وہ تمہارے ملک میں پیدا ہوئے' تمہارے معاشرے میں انہوں نے پرورش پائی' تمہارے سکولوں' کالجوں میں تعلیم حاصل کرتے رہے' اس وقت تم نے ان کی سرگرمیاں مانیٹر کیوں نہ کیں۔ تب تم نے انہیں کیوں نہ پکڑا۔ لیکن پوچھے کون ......؟ پوچھنے والوں کی حالت تو یہ ہے کہ حادثہ امریکہ میں ہوتا ہے' ہم فہرست ہاتھ میں لئے کھڑے ہوتے ہیں' حضور پریشان نہ ہوں آپ کہاں مجرم تلاش کرتے پھریں گے۔ آیئے ہم آپ کو افغانستان اور پاکستان کے سرحدی علاقوں سے مجرم پیش کرتے ہیں اور اگر اس پر بھی آپ کی قوم مطمئن نہیں تو آپ اپنے لاؤ لشکر کے ساتھ ''تشریف'' لایئے ہم ان بستیوں' مساجد و مدارس' ہسپتالوں اور شادی کی تقریبات کی نشاندہی کریں گے' جہاں آپ کے مجرم چھپے ہوئے ہیں۔ آپ انہیں تہس نہس کر دیں' اگر پھر بھی کوئی کسر رہ گئی تو اکا دکا مجرم وقتاً فوقتاً ہم آپ کے حوالے کرتے رہیں گے' تاکہ آپ کا کاروبار حکومت چلتا رہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

آہ!!! پوچھے کون......؟ لندن میں بم دھماکے ہوئے' دوسرے دن برطانوی وزیراعظم ٹونی بلیئر نے حقیقت تسلیم کرتے ہوئے اعلان کیا کہ ان واقعات کا اصل سبب کشمیر' فلسطین اور عراق جیسے مسائل ہیں۔ جب تک ان کو حل نہیں کیا جاتا' تب تلک دہشت گردی کے ایسے واقعات کو نہیں روکا جاسکتا اور نہ ہی ہم پولیس کا پہرہ لگا کر بم دھماکے کو روک سکتے ہیں۔ دہشت گردی سے بچنے کیلئے اس کی اصل جڑ کو ختم کرنا ہوگا۔ برطانوی وزیراعظم کے اس اعتراف کے باوجود ہمارے جنرل صاحب اپنی نشری تقریر میں یہ اعلان کر رہے ہیں کہ دنیا میں جہاں کہیں بھی دہشت گردی کے واقعات ہوتے ہیں' بدقسمتی سے پاکستان کسی نہ کسی طرح اس میں ملوث ہوتا ہے اور پھر اس کے ساتھ ہی پاکستانی شہروں اور قصبوں سے لوگوں کی پکڑ دھکڑ شروع کر دی' جبکہ ان بے چاروں نے شاید جائے حادثات تو درکنار لندن بھی نہ دیکھا ہو۔ اللہ کے بندو! جن لوگوں کو برطانیہ نے اپنا مجرم قرار دیا ہے (اگرچہ بعض کے نام لے کر برطانیہ نے خود ہی اپنے دعوے پر سوالیہ نشان لگا دیا ہے۔) وہ برطانیہ میں پیدا ہوئے' وہاں پلے بڑھے' وہاں کے تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کی۔ اسی معاشرے کے رہن سہن کو اپنایا' کیونکہ ان کے آباء و اجداد کئی عشروں سے وہاں رہ رہے ہیں اور ان میں سے تو کئی اپنی اسلامی شناخت کو اگر بھول نہیں گئے تو کم از کم انہوں نے مسخ ضرور کر لیا ہے۔

جنرل صاحب! آپ مسلم امہ کے غم میں دبلے ہوئے جا رہے ہیں اور اسے بھی روشن خیال بنانے کی دھن آپ پر سوار ہوگئی ہے مگر آپ اس خیر خواہی کے پردے میں اُمہ کا قتل عام کر اور کروا رہے ہیں' لیکن اپنے پڑوس میں مسلمانوں کے بدترین دشمن بھارتی وزیراعظم منموہن سنگھ کو دیکھئے' کہ جس دن آپ ناکردہ گناہ کچھ اپنے ذمے لے رہے تھے اور کچھ قوم کے سر تھوپ رہے تھے' بھارتی وزیراعظم کا امریکہ سے بیان جاری ہوتا ہے کہ بھارتی مسلمانوں میں کوئی بھی القاعدہ کا رکن نہیں۔ حالانکہ اسے مسلمانوں سے کوئی ہمدردی نہیں' صرف اپنے ملک کو الزام اور تفتیش سے بچانے کیلئے وہ مسلمانوں کا تحفظ کر رہا ہے۔ لیکن ایک آپ ہیں کہ بڑھ چڑھ کر جرم قبول کر رہے ہیں۔ آپ تو لندن کے میئر کین لیونگسٹن جتنی جرأت بھی نہ دکھا سکے جس نے کہا تھا جو کچھ عربوں سے ہو رہا ہے' ہمارے ہاں ہوتا تو یہاں بھی خودکش بمبار پیدا ہو جاتے۔ نیز مغرب کی پالیسی دوغلی ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت کچھ کہا' جو ہمارے حکمرانوں کیلئے لمحہ فکریہ ہے۔

تم خود ہی اپنی اداؤں پر غور کرو تو اچھا ہے　　　ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

جنرل صاحب! حد سے زیادہ بزدلی اور خود سپردگی ایک مومن (ویسے جنرل صاحب کبھی آپ نے غور کیا ہے کہ پروفیسر ساجد میر' قاضی حسین احمد وغیرہ کو بھی کبھی یہ وضاحت کرنے کی ضرورت پیش آئی ہے کہ ہم مسلمان ہیں' جبکہ آپ ہر تقریر اور انٹرویو میں یہ وضاحت ضروری سمجھتے ہیں۔ آخر وجہ کیا ہے......؟) کے شایان شان نہیں۔ آپ تو پھر ''سید'' ہونے کے ''دعویدار'' بھی ہیں۔ کعبہ کی چھت پر اللہ اکبر کہنا اور بات ہے' دشمن اور وہ بھی اپنے سے طاقتور کے سامنے حق' سچ کے دو لفظ بولنا ایک الگ بات ہے اور یہ سعادت ہر کسی کو نصیب نہیں ہوتی۔ اس کیلئے تو ایمان کی مضبوطی اور توکل علی اللہ کا سہارا دنیاوی مفادات پر اخروی انعام و اکرام کو ترجیح' زندگی کے مقابلہ میں موت سے پیار کرنا شرط ہے۔ دشمن بزدلوں پر سوار ہو جاتا ہے اور بہادروں کے سامنے بھیگی بلی بن جاتا ہے' نہیں تو چینی جنرل کے بیان کو دوبارہ پڑھ لیں اور امریکہ و اقوام متحدہ کے کرتا دھرتا لوگوں کی وضاحتیں اور معذرتیں بھی دیکھ لیں۔ اللہ تعالیٰ وطن عزیز پاکستان کی جغرافیائی اور نظریاتی سرحدوں کی حفاظت فرمائے اور اسے بے حیائی' بے غیرتی' دہشت گردی اور انتہا پسندی سے بچائے۔ آمین۔ دعائے از من و جملہ جہاں آمین باد